رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE AKHBAR AL HAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدلے

بیادر بزم مستاں تا بہ بینی حالے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس و دیگر آدمے دیگر

قیمت سالانہ صرف پانچ روپیہ — ششماہی صرف عوام سے ۲ روپیہ — معاونین سے ۳ روپیہ — والیان ریاست و امراء سے ۵ روپیہ

ہر جمعرات کو دارالامان قادیان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

ہر انگریزی ماہ کی ۷ — ۱۴ — ۲۱ — ۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم ہا تو گر آئی چہ در قادیان بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۲۵) | مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۱ھ | نمبر (۱۷)

مصر کی چٹھی

حمد باری تعالےٰ

خدا تعالیٰ کی حمد ہے کہ اس نے فضل سے پھر اس عاجز بندے کی اس وقت تک دستگیری فرمائی ہے مجھکو قادیان سے رخصت ہوئے ایک سال گزرتا ہے۔

قادیان کی مقدس زمین اگرچہ میری آنکھوں سے اوجھل اور میرے پاؤں سے بہت دور ہے۔ میرے اور قادیان کے درمیان اگرچہ سمندروں اور پہاڑوں کے فاصلے حائل ہو چکے ہیں۔ مگر قادیان میرے دل کے اندر ہے اور میرا دل قادیان میں۔ میری روح ہر وقت اس پیاری زمین کا طواف کرتی رہتی ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جس جس رنگ میں مجھ پر اپنے فضل و کرم کیے اور جس طرح پر میری ستاری کی وہ اس کے انعامات کا ایک وسیع دفتر ہے۔ جس کو نہ میں اور نہ کوئی اور پڑھ سکتا ہے۔ ان انعامات کو دیکھ کر بیساختہ منہ سے الحمد للہ رب العلمین نکلتا ہے۔ پس اس کی حمد ہو اور اسکی ستائش جس نے زمین کے اندر عزیز اقارب سے زمین میں میری راحتوں کے سامان پیدا کر دیئے۔

پس اس کی حمد اول میں بھی ہو اور آخر میں بھی وہی سب خوبیوں کا مالک ہے۔

میرا مکیسال مصر میں

میں نے ایک سال مصر میں گزار دیا۔ اس عرصہ میں میں نے کیا کیا؟ یہ ایک ایسا قصہ ہے کہ جسکا جواب میں کچھ نہیں دے سکتا۔ میں نے عربی زبان میں کسقدر ترقی کی۔ اسکا صرف اتنا جواب ہے کہ بیشک میں نے پہلی حالت سے زیادہ ترقی ضرور کی ہے

میری تڑپ تھی کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب عربی کی مصر میں ایک دفعہ طبع ہو جائے سو حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۃ السلام کی توجہ مبارک سے یہ کتاب جماعت احمدیہ سکندر آباد کے خرچ پر اور میرے اللہ تعالیٰ قبلہ کی سعی سے ایکبار طبع ہو گی۔ اور خدا نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ اسکے مبارک نتائج اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی ہر کام میں نیک نتائج پیدا کر دیتا ہے۔

میری تڑپ تھی کہ مصر میں ایک جماعت احمدیوں کی دیکھوں سو اس خدائے لایزال نے اپنے فضل سے ایک جماعت مخلصین کی عطا کر دی میں نے اپنے مکان میں ایک کمرہ مخصوص مسجد کے لیے رکھا ہوا ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۲۳ء کا جمعہ ہمارے لیے ایک خاص جمعہ تھا۔ جبکہ نمازی اس کمرہ میں آ سکے اور میرے دفتر کے کمرے میں سے اسباب نکال کر وہاں صف بچھا کر نماز پڑھی گئی۔ نماز جمعہ مسبوق شیخ محمد سعید صاحب آف جدہ نے پڑھائی۔ نماز کے بعد کچھ دیر تک ہم بیٹھے رہے۔

نماز کا نظارہ

نماز کا نظارہ بہت لطیف تھا جبکہ ہندی۔ عربی۔ ترکی اور مصری۔ اور سوڈانی ایک ہی صف میں برابر کھڑے تھے۔ ان کے سینے مسیح موعود کی محبت سے لبریز تھے۔ میرا دل اس وقت بالکل خوشی سے پر تھا۔

برجستہ جواب

نماز سے پہلے ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ مسٹر مبارک علی صاحب نے ہمارے دوست شیخ سعد الدین صاحب ترک سے سوال کیا کہ "تم مصطفےٰ کمال کو جانتے ہو" میرے پیارے دوست شیخ سعد الدین نے کیا ہی محبت بھرا اور برجستہ جواب دیا کہ "میں صرف مرزا البشیر الدین محمود احمد کو جانتا ہوں"۔

ایک ترک بہادر کے منہ سے یہ لفظ مجھکو بڑے ہی پیارے معلوم ہوئے۔ کہا۔ اعرف فقط مرزا البشیر الدین محمود واحمد؟ میں نے اس سے بہت لذت حاصل کی میرا دل چاہتا تھا کہ اٹھ کر سعد الدین کا منہ چوم لوں۔ وہ احمدی ہوتا ہے اس کے قلب سے تمام بہتیاں مٹ جاتی ہیں اور وہ صرف ایک جوڈ کا روپ ہو جاتا ہے۔

دوستوں کا تذکرہ
استاذ علی صادی

استاذ علی صادی نہایت اعلیٰ درجہ کا ادیب اور شاعر ہے اور از حد ذہین ہے اس کا سینہ محبت مسیح موعود سے پر ہے جب استفتاء کا درس ختم کر دیا جو لفظاً ملفظاً پڑھی گئی۔ بعض عبارتیں دو دو دفعہ پڑھی جاتیں صادی صاحب پر ایک وجدی سی حالت طاری ہو جاتی

کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری اس خواہش کو محض اپنے فضل سے پورا کر دیا تھا ورنہ میں اس قابل نہ تھا کہ ایک جماعت میرے ذریعہ سے قائم ہو جاتی۔ میں نے بہت سی تکلیف کی گھڑیاں گزاریں کہ جب میں اس نظارہ کا دلچسپ نظارہ کر رہا تھا اسوقت میرا دل بہت ہی مسرور تھا

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی مینجر و پبلشر دیدہ دانستہ کے اہتمام سے چھپا)

مصنف نے ایک نظم حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجنے کے لیے تحریر کرنی اسپر یہ لکھوائی۔ جو کہ دیگر ناظرین کی خاطر درج کرتا ہوں

قصیدہ

سیدی مولانا خوا الخلیفۃ والسموا رض الجیب
ان لہ اراہ قلیس لی بین الورے عیش یطیب
فی کل یوم عندنا من امرہ بناء عجیب
یاتیہ شمس الحیاۃ وشمسہ غیر القلوب
شمس اضاءت فی الوجوہ فما المشرقھا مغیب
حلت علینا من ربوع الھند بعد القرب
فابنورھا اھدت میانی الظلم وانکسر الصلیب
ان کان حصبادھم للامانی لا یصیب
فلدی الخلیفۃ دائما یوم التبدی لا یخیب
یا وجد خفف لوعتی یا قلب ھلا لا تذوب
اسندت وق اعمال المنافی نصرۃ الوادی الخصیب
والشمس مطلعھا یراہ الناس من بعد الغروب
ھذا القلوب قطیرش قالوا من ملاک القلوب
فی وجھہ ختم الزھور وقلبہ سر الغیوب
فلیوم ما ملاک قادیانا فی غد ملاک الشعوب
انزاد بی سقمی والضنتنی الصبابۃ والنحیب
لا تذکرہ اعندی طبیبا والخلیفۃ لی طبیب
سیروا بنا نحو الخلیفۃ والسموا رض الجیب

یہ قصیدہ جو دس یا پندرہ منٹ میں لکھا گیا ہے ان خیالات کا اظہار کرتا ہے جو کہ اس کے دل کے اندر مخفی ہیں ہر شخص جو کہ یہاں احمدی ہے اس کی دلی تڑپ ہے کہ وہ ایک دفعہ قادیان کو دیکھے۔

مصر میں ایک گونج

پرسوں دوپہر کیونکہ مصر کے جس میں ہر طرف سے شور و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ کہیں ٹرام کی کھڑکھڑ تھی۔ کہیں آدمیوں کی آوازیں۔ اسوقت شیخ سعد الدین نے حضرت مسیح موعود کا ایک عربی قصیدہ مصری لہجہ میں پڑھا۔ میرے دل سے اسوقت مسیح موعود کیلئے بیشمار صلوٰۃ وسلام اور درود نکل رہے تھے۔ کہ خدا نے تجھ کو کیا طاقت دی ہے کہ تیرے سامنے گردنیں جھکا رہی ہیں۔ اس قصیدہ نے مصر میں ایک عجیب گونج پیدا کی اور یہ آواز تھوڑی دیر کے بعد فضا مصر میں محو ہو گئی

مصر میں بچوں سمیت ایک سو تیرہ آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ گویا ایک آدمی ہر ہوار کی اوسط رہی۔ بہت سے لوگ قریب ہیں اللہ تعالیٰ جب اُن کو شرح صدر دیگا۔ وہ بھی داخل ہو جائینگے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ سارا مصر احمدی ہو جا مگر اسجگہ مشکلات بہت اہل و عجیب اعتراضات ہیں۔

---

۱ قادیان کے دیکھنے کے شوق کا اظہار ہے۔
۲ مسجد لندن کی طرف اشارہ ہے۔
۳ خلیفۃ المسیح علیہ السلام

نیم احمدی

جیسے ہمارے لاہوری دوست۔ احمدی بناتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح موعود کی محبت پیدا کرائی جائے۔ اگر صرف اتنا ہی کام ہو تو اس وقت تک مصر کے احمدیوں کی تعداد کئی سو ہو جاتی ہے۔ ہم کسی شخص کو سلسلے میں داخل نہیں کرتے جبتک اسپر تمام امور واضح نہیں کر لیتے۔

درخواست دعا

بعض حالات ایسے معلوم ہو رہے ہیں جن کی بنا پر میں عرض کرتا ہوں کہ شاید مصر میں میں زیادہ عرصہ قیام نہ کر سکوں اسلیے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ دعا کریں کہ قائم شدہ جماعت کے اندر اللہ تعالیٰ حیرت انگیز ترقی عطا فرمائے۔ اور مصر کی جماعت سلسلہ کی طاقتور جماعتوں میں سے کبھی جائے آمین۔

بعض دوست بہت ہی سلسلہ کے قریب ہیں ان کے لیے بہت توجہ سے دعا فرمائی جائے۔ نیز میرے راستے میں بعض مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دور فرمائے آمین

عربی رسالہ

میرے بہت سے دوست مجھکو بہت زور دے رہے ہیں کہ یہاں سے جلد ایک رسالہ مسلم سن رائز کی طرز سے نکالا جائے۔ خدا کے فضل سے یہاں بھی ایک جماعت ایسے دوستوں کی پیدا ہو گئی ہے جو عمدہ عربی لکھنے پر قادر ہے۔

اسکے علاوہ ہندوستان میں بہت سے احمدی احباب خصوصاً مکرم شیخ عبد الرحمن صاحب مصری و مکرم سید زین العابدین صاحب و مکرم مولانا راجیکی صاحب و حضرت مولوی سرور شاہ صاحب دیگر علماء جو مولوی فاضل غیرہ سے فارغ ہوئے ہیں۔ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ جو احباب اپنی رائے ایسے معاملے کی نسبت عطا فرمائینگے میں اُن کا بہت شکر گزار ہونگا۔

میں چاہتا ہوں کہ اس امر کی طرف بہت سنجیدگی سے بچار کے قدم اٹھایا جائے۔ والسلام (محمود احمد)

مذاہب عالم کی حقیقت
اسلام کی صداقت

دنیا میں کثرت مذاہب کو دیکھ کر ایک حق جو انسان کو گرداب حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ یا الٰہی کدھر جاؤں۔ ادھر عیسائی اپنی سچائی کا دعویٰ کر رہے اور ادھر آریہ اپنی صداقت کا راگ الاپ رہے ہیں۔ اور ایک طرف اہل اسلام اپنے مذہب کی خوبیاں بتاتے ہیں اب میں کیا کروں۔؟

ہر ایک شخص جو تلاش حق کا ارادہ رکھتا ہے یقیناً اس الجھن میں پڑے گا۔ اور کچھ عرصہ تک کے لیے ضرور محو حیرت ہو گا۔ لیکن ہم ایک طریق جو بالکل سادہ اور عام فہم ہے۔ بتلاتے ہیں۔ اور ایسے اصحاب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ضرور اس طریق سے منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کریں گے وہ راستہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی فطرت کے اندر دل سے سوال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک دن پانی پیلوں اور عمر بھر اسی سے سیراب رہوں۔ یا ایک دن سیر ہو کر کھانا کھالوں اور آئندہ پھر کبھی ضرورت ہی نہ پڑے اس سوال کے جواب میں سلیم فطرت یہی کہے گی ہرگز نہیں۔ بلکہ جب کبھی تم کو بھوک لگے گی تو نئے کھانے کی ضرورۃ پڑے گی اور پیاس لگنے پر تازہ پانی درکار ہو گا۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک مذہب الہام کا قائل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ الہام پچھلے اور گزشتہ ازمنہ سے تعلق رکھتا تھا۔ عیسائی ہیں تو وہ سلسلہ الہام کو منقطع خیال کرتے ہیں اور آریہ ہیں تو وہ پرانے اور وسیدہ ویدوں کے بعد الہام سے جواب دیتے ہیں اور اس معشوق بیدل کی گفتار سے منکر ہیں۔ وائے برحال اکہ بعض ناسمجھ مسلمان بھی اس مرض کا شکار ہو گئے ہیں یعنی اہل اسلام یعنی قرآن کریم اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات بالصراحۃ ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جسطرح سے اللہ تعالیٰ ازل میں کلام کرتا تھا اور اپنے پروانوں سے راز و نیاز کی باتیں کرتا تھا۔ آئندہ جبتک دنیا قایم ہے اور بعد بھی وہ اس سلسلہ کو جاری رکھے گا۔ ورنہ تو گونگا خدا بن جائے گا۔ جیسا کہ فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

کہ سچے مومنوں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کلام کرتا رہے گا اور ملائکہ ان کی تائید و نصرت کرتے رہیں گے۔

دیکھو دنیاوی معشوق کی بے رخی سے عاشق کسطرح ماہی بے آب کی طرح ان کی رضا جوئی کرتے ہیں۔ ان کے ظلم و ستم سہتے ہیں۔ مگر سلسلہ کلام کو منقطع ہونے نہیں دیتے کیوں؟ محض اسلیے کہ اس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور مصائب کے پل ٹوٹ پڑتے ہیں۔

تو اے خدا کے بچے پرستارو! غور کرو۔ کہ اگر اس بے چون و بے چگون ہستی کے عشاق کو یہ روکھا جواب دیا جائے کہ آئندہ تم سے کلام نہ کیا جائے گا۔ تو وہ ایک منٹ کے لیے بھی زندہ نہ رہ سکتے ہیں جو مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا ظلم منسوب کرتا ہے کہ وہ اپنے عشاق کو دیدار و گفتار سے محروم کرتا ہے۔ یقیناً وہ جھوٹا اور اس کے پیرو فریب خوردہ ہیں۔ کیونکہ

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر
تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر

طلب گار ہو جائیں اس کے نباہ
وہ مر جائیں دیکھیں اگر بندِ راہ
مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو یہ بغض کیں

جب صورت حال یہ ہے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ صرف اور صرف اسلام ہی اس میدان میں پورا اُتر سکتا ہے۔ جس میں زندہ رہنے کی قابلیت ہے اور جو زندہ رہے گا۔

ذرا سوچو! کہ اگر اسلام سچا نہیں اور فی الواقع خدا کا قایم کردہ مذہب نہیں تو کون اس کی شاخوں کو سرسبز رکھتا اور شیریں ثمار پیدا کرتا ہے؟

اول تو اسلام کا یہ دعویٰ ہی دیگر مذاہب کے مقابلہ میں زبردست صداقت ہے۔ لیکن جب اس کے ساتھ مشاہدہ بھی مل جاوے تو اس کا کیا کہنا۔

پس سب لوگ خواہ آریہ ہوں یا ستانی۔ عیسائی ہوں یا یہودی۔ ذرا للہ غور کریں کہ جو مذہب الہام کو جذب کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا وصال کرانے والا خیال کرنا کہاں تک درست ہے ہم صبح و شام خشک درخت سے پھل کی توقع رکھنا جہالت ہے اسلئے بلکہ اس سے بڑھ کر ان مذاہب سے معرفت الٰہی کے حصول کی امید رکھنا۔ شان عقلا سے بعید ہے۔

پس اے آدم کے فرزندو! اور اے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! تم صداقت کو اپنا شعار بناؤ اور راستی کو مذہب کی بنیاد سمجھو۔ دنیا کے آرام دنیا کے جتھے یا حکومتیں ابدی نہیں اگر ابدی بنا چاہتے ہو تو آؤ۔ اسلام کے زیر سایہ رہ کر بحر غرفاں میں غوطہ زن ہو۔ اور کلام الٰہی کی سزا سے مخمور ہو۔ تا تم خدا میں ہو کر ابدی زندگی پاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ (خاکسار ا۔ د۔ ج)

اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے

(محبان اسلام سے خطاب)

اسلام اللہ تعالیٰ کا قایم کردہ مذہب ہے۔ جو کبھی دنیا سے ناپید نہ ہوگا۔ جب دن دنیا اس سے بیزار ہوگی وہی دن قیامت کا دن ہوگا اور دنیا کے خاتمہ کا وقت۔ مگر اے عزیزو! جسطرح عارضی طور پر محاق کی راتیں آتی ہیں اور گویا چاند کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ چاند کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتیں۔ اسی طرح بعض وقت ادیان باطلہ بھی زور پکڑ جاتے ہیں اور دنیا سمجھ لیتی ہے کہ اسلام آج مٹا یا کل مٹا۔ مگر وہ نہیں جانتی ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

انجام کار اسلام کی ہی فتح ہوتی رہی ہے۔ اور ہوگی۔ مگر قابل غور یہ بات ہے کہ ایسی حالت کیوں پیدا ہوئی تا اس کے سبب کو ہی جڑ سے کاٹا جائے۔ سو تم قرون اولیٰ پر غور کرو تو اس حالت زار کا سبب معلوم ہو جائے گا۔ جس کو مختصر طور پر یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں نے دین سے لاپرواہی اختیار کی اور اپنے عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے ؎

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست
ایں ھدا وند ان نعمت ایچنیں غفلت چرا
بے خود از خوابید یا خود بخت دیں بیدار نیست
اے مسلماناں خدارا یک نظر بر حال دیں
آنچہ مے بینم بلا ہا حاجت اظہار نیست
ہر کسے غمخوارئ اہل اقارب مے کند
اے دریغ ایں بیکسے را ہیچ کس غمخوار نیست
خون دیں بینم رواں چوں کشتگان کربلا
اے عجب ایں مردماں را ہم آں ملزار نیست
حیرتم آید چو بینم بذل شاں در کار نفس
کایں تہ جو دو سخاوت در رہ دادار نیست

پس یہ رویہ اکناف عالم کے غیر مذاہب اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو نیست و نابود کیا چاہتے ہیں۔ ہمیں کیوں دیکھنا پڑا۔ محض اپنی سستی اور غفلت سے اور آپس کی فرقہ بندیوں کی وجہ سے۔

آہ! کبھی وہ زمانہ تھا کہ اسلام کے علمبردار کفر کی سرزمینوں کو سیر کرتے ہوئے اسلامی پھریرے اُڑاتے ہوئے دنیا کے کونوں تک پہونچ جاتے تھے۔

آہ! کبھی وہ وقت تھا کہ اسلام دنیا کا ماوی و امن سمجھا جاتا تھا۔ اور بیچ عشاق کے لیے یہی ایک پناہ گاہ اور تسلی بخش جگہ سمجھی جاتی تھی۔

آہ! کبھی وہ وقت بھی ہوتے تھے کہ مسلمانوں کی صورت دیکھتے ہی دنیا کے فرزند ان کے پیچھے لگ جاتے تھے۔ اور اپنی ساری جاہ و حشمت پر لات مار دیتے تھے

آہ! اسلام پر وہ وقت بھی آیا ہے کہ جب اس کو قوموں کا کھا جانے والا کہا جاتا تھا۔ اور دنیا یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھتی تھی۔ مگر آج کیا ہو گیا کہ مسلمانوں کی کوششیں بے سود اور ہمتیں پست ہو رہی ہیں۔ اور یہ حالت کیوں ہے کہ

ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دین احمد پر تیر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وہ وار
کھا رہے ہیں طاپے ہاتھ سے قوموں کے آج

اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت ابتر اور ناگفتہ بہ ہو گئی ہے۔ ورنہ وہ ذات جس کا قانون ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کیوں ان کو مخذول چھوڑ دیتا پس مسلمانوں کی سستی اور غفلت اور دین سے لاپرواہی نے ہی ان کو یہ دن دکھایا ہے۔ اور اگر اب بھی انہوں نے اس کو دور نہ کیا اور اس سے زیادہ عبرت حاصل نہ کی۔ تو وہ دن قریب اور چوکھٹ پر ہیں کہ جب ہندوستان کا ایک منصف بھی اسلام کا نام لیوا نہ رہے گا اور جو سچے مسلمان ہوں گے یقیناً ان کو اندلس والا سانحہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا پڑے اور کہنا پڑے گا ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

اسوقت جبکہ فتنہ ارتداد ترقی پر ہے اور روز بروز زور پکڑ رہا ہے اور اسلام پر حملہ آور ہوئے ہیں اور مسلمانوں میں بھی اسلام کے خلاف پڑھائی شروع ہو گئی ہے کس قدر خطرناک وقت ہے۔ اسلام کے ذمہ داروں کے لیے یہ حالات مایوس کن ہیں۔ کیونکہ اسلام ان دشمنان اسلام کے مقابلہ میں مال و دولت۔ حکومت سے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ایک چیز کسی کے دل میں ہو تو اس کو کبھی ناامید لاحق نہیں ہو سکتی سوا درد دعا ہے۔ اور ہستی باری تعالیٰ پر یقین کامل ہے۔ ہمارے سامان دشمن کے مقابلہ میں ایک پشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے مگر حکم الٰہی ایسا ہی ہے۔ کہ تم سامان کرو۔ اور رفعت الٰہی کے جاذب بنو اور دعا میں مشغول ہو جاؤ۔

پس اے محبان اسلام! تم تلافی مافات کرو اور پہلے کیے پر آنسو بہاؤ اور یہ یاد رکھو کہ اسلام چیز کیا ہے مسند کے لیے فنا ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

اگر تم کو اسلام جیسی نعمت کی قدر ہے اور تم کو اس درِ یتیم کی شناخت ہے تو سنو ؎

دوستاں خود را نثار حضرت جاناں کنید
در رہ آں یار جانی جان و دل قرباں کنید
از تعیش ہا بروں آئید اے مردان حق
خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید
ایکہ دارید مقدرت ہم عزم تائیدات دیں
لطف کن ما را نظر بر مانگ دلسیار نیست
بیں کہ چوں در خاک غلطد جوئے کسال
آنکہ شد اندر زیر گنبد دوار نیست

اے بہادران اسلام! تم غیرت دکھلاؤ اور دنیا پر ثابت کر دو کہ تم نااہل خلف نہیں ہو۔

یاد کھو کہ باغ احمد لٹ رہا ہے۔ اگر تم نے غفلت کی اور اسوقت کو جانے دیا۔ اور باغ احمد میں خزاں آگئی۔ تو وہ چہرہ اس شاہ دوجہاں کو کیا منہ دکھاؤ گے جو تمہارے لیے رات کے اوقات میں آرام کی گھڑیوں کو قربان کر کے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا تھا۔

پس تم اپنے آقا و خالق کو راضی کرنے کے لیے اور اپنے پیارے نبی کی خاطر اٹھو اور مال و دولت جان اس کی راہ میں قربان کر دو۔ تا تم عقبیٰ میں سرخرو ہو۔ ورنہ تم مورد عتاب ہو گے۔

یہ یاد رکھو کہ اسلام خدا کا ہے۔ وہ ضرور اس کی حفاظت کرے گا جیسا کہ اس نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون مگر افسوس ہوگا اگر ہم اس کے محروم ہو جائیں۔

اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اسلام ہم سے موت چاہتا ہے۔ جذبات۔ احساسات مال و دولت جان تن کی موت جبتک ہم برداشت نہ کرینگے۔ تو اسلام اپنی پہلی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔ پس تم موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کرو۔ اور اپنے مرنے سے پہلے مرجاؤ تا وہ غیور خدا تم کو حیات اور روئے زمین پر اسلام کا بول بالا ہو۔

پھر یاد رکھو۔ کہ اسوقت کفر اپنی ساری جمعیت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہوا ہے اگر تم نے پوری طرح دفاعی کوشش نہ کی تو وہ تم کو روند ڈالے گا۔

اسوقت علاوہ سامانوں کے تم اس قادر مطلق خدا کے فرزند ہو تمہارا تھاری عاجزی اور انکساری لودیکھ کر رحم جوش میں ہو اور تم کامیاب ہو۔ یاد رکھو کوئی طاقت تمہیں بچا نہیں سکتی نہیں اس سیل سے جیلے سب جا نے رہے اک حضرت تو ا ہے

دعائیں کرو۔ اور عرش الٰہی کو ہلا دو۔

اندریں وقت مصیبت چارہ ما بکیسا
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نکیست

رمضان المبارک کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے لیے خاص مہینہ ہے۔

سوائے درد مند دل رکھنے والو! کوئی شام دا ئے جس میں تم اسلام کے درد سے بے قرار نہ ہو۔ اور کوئی صبح نہ چڑھے جس میں تم اس مصیبت عظمیٰ سے اضطراب قلق کے سمندر میں غرق نہ ہو۔ پھر دیکھو وہ خدا جس نے منکرین یونس علیہ السلام کی گریہ وزاری سے ان سے عذاب ٹالدیا اور جس نے کفار مکہ کی آہ و بکا سے ان کا عذاب دور کر دیا۔ تمہارے لیے کیا قدرت نمائی کرتا ہے اور کن نامعلوم طریقوں سے اسلام کی مدد کرتا اور تمہارے کبیدہ دلوں کو شاد کرتا ہے۔ آمین ۵

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

(رافم :- ا - د - ج)

اعلان

جو احباب اعانت مجاہدین کے شائق ہوں مگر وہ کسی وجہ سے وہ رقم موعودہ (۱۰۰) ادا نہ کر سکیں تو ان کے لیے موقع ہے کہ وہ مجاہدین کی ضروریات تبلیغ کو پورا کر کے اسطرح وارث ثواب بن جائیں۔ مثلاً یہ کہ وہ سائیکلیں مہیا کریں اور ناظر صاحب صیغہ اشاعت قادیان کے پاس پہونچا دیں یا اطلاع دیں تا مبلغین کا وقت کم خرچ ہو۔ اور کام زیادہ ہو سکے

فاستبقوا الخیرات

نظم

ذیل میں جناب منشی محمد نعمت اللہ خاں صاحب آفیسر یا یونی نہاجر محرر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ایک تازہ نظم درج کی جاتی ہے جو آپ نے حالات حاضرہ کو مدنظر رکھ کر لکھی ہے۔ اس سے آپکے جذبات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے گو آپ معمر شخص ہیں مگر آپ کے ارادے کسی طرح جوانوں سے کم نہیں۔

آپ نے یہ نظم ۲۶ اپریل کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پڑھی۔ (ایڈیٹر)

کسکو سناؤں دلکی غم دل کو کھا رہا ہے
رہ رہ کے اٹھ رہا ہے دلمیں ابال میرے
وہ رہ رہی جگر میں ماں ہی جبکا مشکل
کیا مجھکو ہو گیا ہے حالت یہ کیا ہے میری
آہ و بکا کو نالے پہونچیں ہیں سماں تک
حملے پہ حملے ہر سو اب پے بہ پے ہو رہے ہیں
کر کے چڑھائی اکدم اعدا دیں ہیں گھیرے
ہیں کہیں پر عیسائی ہیں کہیں پہ
ان آریوں کا فرقہ کچھ حد سے بڑھ چلا ہے
آہ ہی سیکھ اتنک فتنی ہیں گر سے
غیرت نہیں ہے ان میں یہ سارے جیتا ہیں
تازہ انھوں نے فتنہ برپا کیا ہو کیسا
احمد کے جاں نثارو اٹھو کمر کو باندھو
اے جان دل فداؤ۔ چھپو تو تم بچاؤ
اخلاص لیکے دلمیں تبلیغ دیں کو نکلو
راہ خدا میں کر دو قربان مال و زر کو
اسلام پر ہیں ہم "ہو" دعا تو یہ ہو
ہم آستیں دکھائیں جو ہو کڑی اٹھائیں
اخلاق وہ ہو جس سے متحیر ہو زمانہ
ہر کام میں ہو جرأت ہو نہ پائے غفلت
دیں خدا کی عزت مخلوق پر ہو شفقت
ناگفتنی ہے حالت ان عالموں کی ابتو
کہتا ہو کوئی مرتد رہتے ہوں تو کیا غم
آرام سے ہیں بیٹھے ان کو نہیں ہے پروا
اسلام کی ہے کشتی کیسے پڑے ہیں پتھر
پوچھے تو اسکے کوئی یہ وہ ہیں سو کر کہہ
میدان میں نکلکر اب وقت امتحاں ہے
دل میں اگرچہ تیرے کچھ بھی ہو خیر دیں
ہر گز نہیں ہو تم کچھ اسلام کی محبت
ہم تو یہی کہیں گے کھوٹا نصیب تیرا
در بھیگی کس جگہ ہے کچھ اپنی کہہ سنائے
کذب و غضب کدورت حسد و عداوت
آئے سیالکوٹی اپنی کرے نہ کھوٹی

کچھ کر کے اب کھائے باہر نکلکے آئے
آئے ہیں دو تبدی جم کر ہیں تو جانیں
چھوڑیں حکیم صاحب گاندھی کی جانشینی
گاندھی کی بیڑی کا نکلا ہے یہ نتیجہ
لجائیں یونی عالم یونی کمیٹیاں سب
راضی ہیں ہم کریں سب آپس کام ملکر
یہ ضد کا ہے نتیجہ یہ پھوٹ کا ہے فقرہ
یہ تو ہوئی یہ آپس یہ مشائخ
سب کھو کے خزانے آئے ہیں ہاتھ انکے
مومن بنا نا ان کو آیا ہے اور نہ آئے
نذرانہ ہاتھ آئے کچھ فکر ہے تو یہ ہے
کرنا انھوں نے کیا ہے بھاڑے کو پیش جھونکو
ٹھہرے گا یہ نکوئی کرتا تھا پیشگوئی
ٹھہرے نہ ٹھہرے کوئی مجھکو ہے کام کرنا
کچھ آگے جا چکا ہے انکا امیر طبقہ
شدھی کے رونے کا سو چاہیے جو طریقہ
کہتا ہو کوئی سر کو چوٹی کٹا دو اپنی
سمجھا ہوا ہے کوئی اس کو ہی دین احمد
کچھ ذکر کر رہے ہیں ان میں جو صوفیا ہیں
گردن جھکائے کوئی خاموش سن رہا ہے
کر کو کے کوئی شوں شوں طاؤس رقصاں
بنجو دیکھا ہے کوئی تر چھا کھڑا ہے کوئی
ان کو سوائے اس کے آتا ہی اور کیا ہے
بے سر ہیں ان کے سر پر افسر نہیں ہے کوئی
زیکساں ہمارے آگے دیکھ لیں کے
کام احمدی کا نمونہ کیسا چلا رہا ہے

انور کہو تمہارا چمکے گا کب ستارا
پوچھی وطن تمہارا تم کو بلا رہا ہے

کیوں گھر میں بیٹھا بیٹھا عزت گنوا رہا ہے
یہ کیا کیا آج کوئی کل کوئی چلا رہا ہے
اسلام کو سنبھالیں ہاتھوں سے جا رہا ہے
سورج تو گیا تھا مذہب بھی جا رہا ہے
جسطرح سب کو دشمن باہم ملا ہوا ہے
اسکی ندا میں ہر گز ہو ضد نہیں آرہا ہے
چاروں طرف سے دشمن آنکھیں دکھا رہا ہے
ہر ایک دشمن کو کافر بتا رہا ہے
جو ہے وہ کفر بیچا ہے غم لٹا رہا ہے
سارا گروہ ان کا کافر بنا رہا ہے
جائے، بلائے ان کی ایمان جا رہا ہے
کھائے کمائے جیسے جو جو کما رہا ہے
بارگراں یہ سارا ہیرو ہی آرہا ہے
ہم کیوں گریں سکو موٹی کرا رہا ہے
وہ تو نے کرتے ان کو دکھا رہا ہے
وہ تو ان کچھ لٹا نیچا دکھا رہا ہے
پاجامہ کوئی لاکر ان کو بنا رہا ہے
تحم البقر کھلا کر مسلم بنا رہا ہے
بنجو دیکھ کوئی کوئی مٹر میں لگا رہا ہے
پھر باز بج رہا ہے قوال گا رہا ہے
حلقہ میں کوئی بیٹھا ہو حق چلا رہا ہے
ہاتھ اپنے تال سم پر کوئی بجا رہا ہے
کھا جو جس نے جیسا ویسا سکھا رہا ہے
رگ اپنا اپنا بیٹھا ہر ایک گا رہا ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل صاف ہے۔ صفو فتہ اتقاد کے الہامات پوری توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ روزانہ موعود نماز عصر مجلس مشاورت ہوتی ہے اور مبلغین کی حالات اور رپوٹوں کے علاوہ مزید اصلاحات کی جاتی ہیں۔

۲۔ علامہ حافظ روشن علی صاحب حسب معمول روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں سورۃ ۲۶ اپریل تک سورۃ انفعال ختم ہو چکی ہے امسال کے درس یہ خصوصیت ہے کہ آپ آریوں کے اعتراضات کا خصوصیت سے مدلل جواب دیتے ہیں۔

۳۔ اب پہلے کی نسبت گرمی بڑھ رہی ہے۔ جس سے روزہ دار کو کچھ زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ آسمان گرد آلود ہے۔

۴۔ زندگی وقف کنندگان کی تعداد ۲۴ اپریل تک

پانصد ۵۰۰

ہو گئی ہے مگر یہ تعداد اور رفتار بہت سست ہے۔ کوشش کرو کہ "کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور"

اخبار الحکم قادیان دارالامان نمبر ۱۴ جلد ۱۵ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۱ء

قائلین تثلیث سے تین مطالبات

اوّل ۔آپ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور بیٹے کے تاخر زمانی ضروری ہے۔ کیونکہ ابنیت موقوف ہے ابوۃ پر اور جو چیز کسی پر موقوف ہو اسکے لیے تقدم موقوف علیہ پر ضروری ہے۔ اور وہ موقوف کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اب کے لیے ابن کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ بیٹا پہلے نہ تھا بعد میں ہوا۔ اور جو چیز پہلے نہ ہو بعد میں ہو وہ حادث ہوتی ہے اور حادث ممکن الوجود ہوتی ہے۔ لہذا مسیح کا ابن اللہ ہونا باطل ہوا۔ کیونکہ ابن و اب میں اتحاد نوعی ضروری ہے اور اب باتفاق فریقین واجب الوجود ہے لیکن بیٹا ممکن الوجود۔

دوم اگر کہو کہ جب خدا ہے تو بیٹا بھی ہے تو اس صورت میں شریک الباری لازم آتا ہے۔ جو باتفاق فریقین محال ہے کیونکہ بیٹے کے لیے تاخر زمانی ثابت ہے۔ پس جو چیز مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتی ہے۔ لہذا یسوع مسیح کا شریک الباری ہونا بھی محال ہے۔

دوئم انجیل مقدس میں مسیح کے متعلق اگر ایک جگہ ابن اللہ کا لفظ آیا ہے تو دوسری جگہ ابن آدم کا دکھو (مرقس ۹ باب آیت ۱) "ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ تو اس سے شرمائے گا" اسی طرح متی باب ۱۸ آیت ۱۰ میں مسیح فرماتے ہیں "کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوئے کو بچانے آیا ہے" لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ مسیح نے کوئی خدائی کام نہیں دکھایا۔ اگر اس کے معجزات و نشانات سے جو انجیل مقدس میں بیان کیے گئے ہیں اس کی خدائی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح بھی ان معیاروں کی رو سے حضرت مسیح کے فرمان کے بموجب خدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح فرماتے ہیں "کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور نشان اور عجیب کام دکھائینگے تاکہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں (مرقس ۱۳ باب آیت ۲۲) اور مسیح نے ابن آدم جیسے کام کیے اور باقی انبیاء علیہم السلام کیا کھاتے پیتے دکھ درد محسوس کرتے۔ اور غیب کی باتوں سے سوا ان باتوں کے جو خدا تعالیٰ بتا دے اپنی لاعلمی ظاہر فرماتے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے کہ اس گھڑی کی سوا باپ کے کسی کو خبر نہیں اور یہ بات بدیہی ہے کہ ہر ایک چیز اپنی صفات سے معلوم ہوتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح میں صفات انسانی کا پایا جانا اور صفات الوہیت کا نہ پایا جانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ محض انسان تھے۔ ہاں صرف لفظ "بیٹا" سے اگر کوئی خدا ہو سکتا ہے۔ تو

جدید عمارت پرانے نقشوں میں مگر پرانی جگہ کے نقشوں سے آزادی گئی۔ مد

تو بائیبل کی رو سے پھر کئی خدا ماننے پڑینگے۔ اور بعض کو تو اکلوتا بھی ماننا پڑے گا (نعوذ باللہ منہ)

سوئم اگر فی الواقعہ حضرت مسیح ناصری کی یہی تعلیم ہوتی جس پر آجکل عیسائی حضرات عمل پیرا ہیں۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ وہ باتیں جو حضرت مسیح نے ایمان داروں کے لیے مقرر فرمائی ہیں ان میں نہ پائی جاتیں۔ کیونکہ خدا سچا ہے [illegible] واقعہ کوئی بات نہیں بیان فرماتا۔ کیا آجکل کے عیسائی صاحبان میں ان باتوں کا عشر عشیر بھی نہ پایا جانا دلالت نہیں کرتا کہ وہ اس کی تعلیم حقیقی سے کوسوں دور ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح فرماتے ہیں "اور وے جو ایمان لائینگے ان کے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئی زبانیں بولینگے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے اگر کوئی ہلاک کرنے والے چیز پئینگے انھیں کچھ نقصان نہ ہوگا بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہو جائینگے" (مرقس ۱۶ باب آیت ۱۷)

اب لطف ذرا انصاف فرمائیں کیا کسی عیسائی صاحب میں ان باتوں سے کوئی بھی پائی جاتی ہے۔ بلکہ یہ چھوٹے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کسی میں نظر نہیں آتا کیونکہ مسیح فرماتے ہیں کہ اگر رائی کے دانہ برابر بھی تم میں ایمان ہوگا تو پہاڑ کو کہو گے کہ یہاں سے چلا جا تو چلا جائے گا۔

پس میرے مکرم بھائیو حق کی طرف آؤ اور مسیح کے قول کو کہ اگر انسان ساری دنیا بھی حاصل کر لے اور اپنی جان کھو دے تو اسے کیا فائدہ سے اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے آمین

(خاکسار عبد الاحد ہزاروی مدرسہ احمدیہ قادیان)

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان اور فتنہ ارتداد

آریوں کو روحانی مقابلہ کا چیلنج

آریوں کے متعلق لیکچر

آگرہ میں آریوں کے متعلق ہفتہ میں دو بار لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسرا جلسہ ۱۱ اپریل کی رات کو منعقد کیا گیا۔ جس میں آگرہ کے ہندو مسلمان کے علاوہ بعض دیہات کے ملکانہ راجپوت بھی شامل تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جناب چودھری نسخ محمد خاں صاحب ایم۔ اے امیر وفد المجاھدین جماعت احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ جس میں آریوں کی اس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہوئے کہ راجپوتوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ فرمایا اس کی لغویت اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کے خاتمہ پر صرف دو کروڑ مسلمان ہندوستان میں تھے مگر اب سات کروڑ ہو چکے ہیں۔ اب بتایا جائے کہ انگریزوں کی حکومت کے زمانہ میں کس نے تلوار چلائی اور تلوار کے زور سے ہندوؤں کو مسلمان بنایا ہے۔

آریوں کی دیانت داری

پھر فرمایا کہ آریوں کی دیانت داری اسی سے ظاہر ہے کہ لالہ منشی راج اور مہاشہ شردھانند جو خود بت نہیں پوجتے۔ ملکانوں کو وہ سناتنی بنا کر بت پرستی سکھاتے ہیں۔ پنڈت دیانند نے یہ دیکھ کر کہ اب روشنی کا زمانہ ہے۔ اس وقت بت پرستی کو کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ کہا چلو یہ کہدو کہ وید میں بھی ایک ہی خدا کی پرستش کا حکم ہے۔ اور بت پرستی کی تردید کرنے لگ گئے لیکن اب ان کے بڑے بڑے بھگت ملکانوں کو بت پرستی سکھاتے ہیں اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو فتح حاصل ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ فتح نہیں بلکہ ان کی اخلاقی موت ہے

جناب چودھری صاحب نے آریوں کے موجودہ طریق عمل اور ان کے مذہبی عقائد میں قضا پر روشنی ڈالتے ہوئے روحانی مقابلہ کے لیے ایک زبردست چیلنج بھی دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

روحانی مقابلہ کی دعوت

آریوں کے ہمنے مباحثہ کے لیے بار بار بلایا ہے۔ لیکن وہ سامنے نہیں آتے۔ اگر اس کی ان میں طاقت نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ناواقف اور بے خبر ملکانے ان کے مذہب کی حقیقت سے واقف ہو کر انکے پھندے میں نہیں پھنسینگے۔ تو ہم ان کے سامنے ایک اور طریق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ملکانہ قوم کے کچھ بیمار منتخب کیے جاویں۔ جن میں سے قرعہ اندازی سے آدھے ہم لیں اور آدھے وہ پھر طرفین اپنے اپنے مریضوں کے لیے دعا کریں اور دیکھیں کہ کس کے مریض نمایاں طور پر زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اچھے ہو جائیں۔ اور آریوں کے بھی تب بھی ہم جھوٹے۔ اگر ہمارے اچھے نہ ہوں اور آریوں کے ہو جائیں۔ تب بھی ہم جھوٹے۔ لیکن اگر آریوں کی نسبت ہمارے زیادہ اچھے ہوں اور ان کے نہ ہوں تو پھر اسلام کو سچا ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ (اس پر حاضرین نے جزاک اللہ اور سبحان اللہ کی آوازیں بلند کیں) پس آریوں کے وہ لوگ جو حمایتی اور بھگت بنے پھرتے ہیں۔ ان میں اگر ذرا بھی روحانیت ہے تو سامنے آئیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اس مقابلہ کے لیے تیار نہ ہوں گے۔

جناب چودھری صاحب کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے وید اور قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہایت دلچسپ پیرایہ میں کیا۔ خاتمہ پر سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ اور ایک جینی صاحب نے چند سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

ملکانہ نمائندوں کی کانفرنس

۱۳ اپریل کو جناب امیر الوفد مبلغین جماعت احمدیہ قادیان نے آگرہ کے ارد گرد کے متعدد دیہات اور مختلف علاقہ جات کے ملکانہ راجپوتوں کے نمائندوں کی ایک بڑی کانفرنس منعقد کی۔ چونکہ اطلاع بہت تنگ وقت میں دی جا سکی۔ دوسرے ان دنوں لوگ فصل کے سنبھالنے میں مصروف ہیں۔ اسلیے زیادہ تعداد میں نہ آ سکے تاہم اپنے اپنے علاقہ کے ۳۱ سرکردہ نمائندگان شامل ہوئے۔

جت کو اخلاقی تعلیم آریوں کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف وہ خود اشدھی کی لعنت سے محفوظ رہیں گے بلکہ اپنے گاؤں اور اردگرد کے علاقہ کو بھی محفوظ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ کانفرنس سے یہ لوگ خاص جوش لیکر اور کام کرنے کے لیے ہر طرح تیار ہو کر گئے ہیں۔ ان کیلئے الگ الگ حلقے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں وہ کام کریں گے۔

ضلع کھڑوائی

ضلع آگرہ کے ایک موضع کھڑوائی کے متعلق جہاں ہمارے آدمی مستقل طور پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ۱۲ اپریل کو وہاں شدھی ہوگی۔ اس پر جناب امیر وفد نے اپنی ریزرو میں سے چند آدمی بھیجدیئے۔ لیکن مقررہ تاریخ کو وہ شدھی نہ ہوئی۔ گو ابھی آریوں کی کارستانیاں جاری ہیں

ایک ملکانہ کے ہاں چوری

وہ لوگ جو آریوں کے دھوکہ میں نہیں آئے اور اپنے مذہب پر قائم ہیں اس کو طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے چنانچہ تازہ واقعہ یہ ہے کہ موضع حسن پورہ ضلع آگرہ میں جہاں انجمن دعوت تبلیغ کے مبلغ کام کرتے ہیں۔ وہاں کے ایک غریب ملکانہ کے ہاں بعض لوگوں کی شرارت سے چوری ہوگئی ہے جس کے متعلق ہمارے امیر الوفد جناب چودھری فتح محمد خاں صاحب ایم۔ اے اور انجمن دعوت تبلیغ کے انچارج صاحب نے پولیس افسر کو رپورٹ لکھا دی اور کئی دیہات سے بھی شدھی نہ ہونیوالوں کی تکالیف کی طرح خبریں آرہی ہیں۔

شیخ محمد حسین صاحب۔ پنشنر سب جج

بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لیے جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب احمدی پنشنر سب جج علیگڈھ جماعت احمدیہ قادیان کے تبلیغی مرکز آگرہ میں تشریف لائے ہیں اور چند دن تک قیام فرمائیں گے۔

تفرقہ کی اظہار نفرت

سنا گیا ہے۔ ۱۳ اپریل جمعہ کے روز جامع مسجد آگرہ میں کسی مولوی صاحب نے ہمارے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی اور ہمیں برا بھلا کہہ کر ہمارے لیکچروں میں جو آریوں کے خلاف ہوتے ہیں لوگوں کو آنے سے روکنا چاہا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ پبلک نے عام طور پر ان کی حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ یہ وقت آپس کے اختلاف کا نہیں ہے آخر مولوی صاحب کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔

(خاکسار غلام نبی ایڈیٹر اخبار الفضل احمدیہ دار التبلیغ ہینگ کی منڈی آگرہ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء

(۳)
ایک برہمن خاتون کا قبول اسلام

بڑی خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ تھیل اٹ ضلع متھرا کے ایک گاؤں میں جناب چودھری محمد عبد اللہ خاں صاحب بی اے۔ ایل ایل بی مبلغ اسلام کے ہاتھ پر ایک جیم کی برہمن عورت نے برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ جناب چودھری صاحب نے گاؤں کے معزز ملکانوں کے سامنے اُسے کلمہ شہادت پڑھایا۔ اس کا پہلا نام "رام پیاری" بدلکر اسلامی نام رحمت بی بی رکھا۔

احمدی مبلغین کا چوتھا وفد

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کا چوتھا وفد ۱۸ اپریل کو آگرہ پہنچ گیا۔ اور ۱۹ کو مختلف مقامات پر تقسیم کر دیا گیا۔ اس وفد کو ملا کر علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغین کی تعداد ایک سو کے قریب پہونچ گئی ہے۔

مین پوری میں آریوں کا مباحثہ سے فرار

مین پوری میں ۱۴ تا ۱۷ آریوں کا جلسہ تھا۔ جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان تاریخوں میں ہم نے وہ مبلغ وہاں بھیجدیئے اور آریوں کے جلسہ میں فلسفہ گناہ پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب زبانی گفتگو ہوئی۔ اسی سلسلہ میں تناسخ کا ذکر آگیا جس پر مناظرہ کرنے کے لیے ہمارے مبلغ نے چیلنج دیا جسے اُسوقت تو آریوں نے منظور کر لیا۔ لیکن دوسرے دن انکار کر دیا۔ مین پوری کے مسلمانوں نے ہمارے مبلغین کی تقریروں میں بہت دلچسپی لی۔ اور الگ جلسہ منعقد کر کے آریوں کے متعلق تقریریں کرائیں۔

خاکسار فتح محمد خان۔ ایم۔ اے امیر الوفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۲۳ء

(۴)
انور میں اشدھی کی شدھی

امید ہے کہ یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ موضع انور ضلع متھرا کے کچھ لوگ جو اشدھ ہو گئے تھے وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ارتداد کے گڑھے میں سے نکل رہے ہیں اور اسوقت تک ہمارے مبلغین کے ذریعہ چودہ اٹھ مقدر پہنچے ۲۳ خاندان واپس آچکے ہیں۔ ان کی اوسط اگر ۴ آدمی فی خاندان بھی سمجھی جائے تو سو کے قریب آدمی بنتے ہیں جو اشدھی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔

اس گاؤں میں آریوں کے مستقل آدمی بھی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود ان کی ہر قسم کی مخالفانہ کوششوں کے خدا تعالیٰ کامیاب کر رہا ہے۔

ملکانہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

اس وقت تک مختلف دیہات میں ہمارے ۱۲ مدرسے جاری ہو چکے ہیں۔ ان میں بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے اور دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مدارس میں تعلیم دینے والے اصحاب معلم مردوں اور عورتوں کو بھی مذہبی تعلیم دیتے اور اسلامی مسائل سے واقف کرتے ہیں۔ یہ ایسا ضروری اور اہم امر ہے کہ اگر اس پر پہلے سے عمل کیا جاتا تو آج فتنہ ارتداد کا المناک واقعہ ظہور پذیر ہی نہ ہوتا۔

خدا کا دین غالب ہو گا

اگرچہ اسوقت تک آریوں کی فتنہ اندازی کو بکلی روکا نہیں جا سکا اور اسکی وجوہات وہی ہیں جو کئی بار بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے بڑی حد تک ان امور سے واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ جن کے ذریعہ فتنہ ارتداد کے رکنے میں کامیابی ہو سکتی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہمارے راستہ میں کوئی اندرونی رکاوٹیں حائل نہ ہو گئیں (جس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں! اللہ ہی محفوظ رکھے) اور ہمیں اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیا گیا تو جلدی کامیابی حاصل ہوگی سلاد مسلمان جن کے دل ارتداد کی خبریں سن کر مغموم ہو رہے ہیں۔ عنقریب خوشی اور مسرت کی خبریں سنینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

میں نے اپنے گزارش کی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی فتنہ ارتداد کی خبریں سن کر گھبرائیں نہیں اور نہ بے دل ہوں۔ خدا تعالیٰ ضرور اپنے دین کو دشمنوں کے حملے سے بچا لے گا۔ اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر کرے گا۔

(خاکسار فتح محمد خاں سیال ایم اے۔ امیر الوفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان ہینگ کی منڈی۔ آگرہ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء

لیکھرام کو حقیقی رنگ میں یاد رکھیں

آریہ اخبار پرکاش ۱۲ اپریل کے پرچہ میں پنڈت لیکھرام کی یاد تازہ رکھنے کی بہت تاکید کرتا ہے جس سے ہمیں بھی اتفاق ہے لیکن ہمیں تمام آریہ سماج سے عموماً اور آریہ پرکاش سے خصوصاً شکوہ ہے کہ وہ اس گشتۂ اعجاز مسیحائی سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے۔

اے آریہ سماج ہوش میں آ۔ اور مقتول موصوف سے نصیحت پکڑ کیونکہ السعید من وعظ بغیرہ تو نے خدا کے چمکتے ہوئے نشان کا ملاحظہ کیا۔ اور اس کی زبردست طاقت کا مشاہدہ کیا۔ تم سمجھ چکے ہو کہ خدا کے حکم سے کوئی لشکر، سپاہ، جتھا۔ مال اور جماعت بچا نہیں سکتی۔ تم نے لیکھرام کی حفاظت کی۔ پولیس بھی اس کام پر متعین کی گئی تھی۔ مگر خدا کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے۔ ع بھلا خالق کے آگے خلق کی کب پیش جاتی ہے + خدا کا مسیحا اس کو ڈرا چکا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرانِ محمد

گروہ اپنی گمشاحی میں بڑھتا گیا آخر کیا ہوا۔ وہی ہوا جس کو آریہ سماج جانتا ہے کہ وہ مقررہ میعاد میں پیشگوئی کیمطابق قتل کیا گیا۔

جو بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
منتی نہیں صفات خدائی یہی تو ہے

وہ دنیا سے چل بسا اور صداقت اسلام کا بین نشان بنا مگر افسوس آریہ سماج پر کہ جو اس کو یاد رکھنا چاہتی ہے۔ مگر جس غرض کے لیے وہ اپنے اقربا کو داغ مفارقت دے گیا اس سے روگردانی کرتی ہے۔ کیا سماج تعصب کی عینک کو نکال کر حقیقت شناسی کی طرف توجہ کرے گی۔

من از بہر دی ات گفتم تو خود بہر فکر کن بارے
خرد از بہر روز است اے دانا تو خود ہوشیار باش

النظر

اخبار "دعوۃ الاسلام" دہلی سے اس غرض کے لیے جاری کیا گیا کہ تا فتنہ ارتداد کے مٹانے میں مساعی جمیلہ کو قوم میں پھیلایا جائے اور ان میں یکرنگی